۲۱ مارچ ۲۰۱۱ء
کُھلا خط بنام
قمر شمس صاحب
صدر مُسلم لیگ (ن) اقلیتی ونگ برطانیہ

بعد سلام خط کا آغاز عموماً پر اس طرح کیا جاتا ہے کہ امید ہے آپ بخریت ہوں گے مگر چلیں یہ رسمی جملہ نہیں لکھتے کیونکہ آپ کی خیریت کی اطلاعات دیگر ذرائعِ ابلاغ سے ملتی رہتی ہیں۔

اس سے پیشتر کہ آگے بڑھیں، میں اپنے بارے میں بتاتا چلوں کہ میرا نام رومیل پرویز نور ہے۔ میں ایک پاکستانی اور مسیحی ہوں اور گزشتہ کئی برسوں سے سلطنتِ برطانیہ میں مقیم ہوں۔ دیارِ غیر میں آجانے کے بعد وطنِ عزیز کی یاد اکثر آتی ہے اور جب نگاہ پاکستان میں بسنے والے مسیحیوں کی اکثریت کی جانب جاتی ہے تو گزشتہ چھ (٦) دہائیوں میں اپنی قوم کی کارکردگی وحاصل کردہ کامیابیوں سے کوئی خاطرخواہ مُسرت نہیں ہوتی۔ میدان سیاست کا ہو یا تعلیم کا، کھیل کا یا پھر کسی اور چیز کا، یہ کہنا بجا ہے کہ ہم اجتماعی طور سے بہت پیچھے رہ گئے ہیں۔ لیکن ایسا بھی نہیں کہ بالکل ناکام رہے ہیں کیونکہ اب بھی ہم میں بہت سے پڑھے لکھے اور قابلِ فخر لوگ موجود ہیں جن پر ہم جیسے عام مسیحی ناز کرتے ہیں۔ اب بھی ہم میں بہت سے ڈاکٹرز، وُکلاء (جن میں آپ بھی ہیں) اور انجنیئرز وغیرہ ہیں جو ہم لوگوں کے لیے ایک ناز کی بات ہے۔

مسیحی قوم کے لیے آپ کی خدمات کے بارے میں اکثر معلومات ملتی رہتی ہیں جن کے لیے میں ذاتی طور پر آپ کا مشکور رہونے کے ساتھ ساتھ اُن خدمات کو سراہنا چاہتا ہوں۔ آپ کو ''مسلم لیگ (ن) اقلیتی ونگ برطانیہ'' کے صدر مُنتخب ہونے پر مُبارکباد پیش کرتا ہوں باوجود اس کے کہ یہ بات اب کچھ پرانی ہو چکی ہے لیکن پھر بھی اُمید ہے کہ آپ اس مُبارکباد کو قبول فرمائیں گے۔

جیسے کہ ہم سب جانتے ہیں آج کل میڈیا کا دور ہے اور میڈیا بھی الیکٹرانک، جہاں انفارمیشن ہزاروں میل کا فاصلہ پلک جھپکنے میں طے کر لیتی ہے اور اب تو مسیحی میڈیا کی سہولت بھی ہے جہاں مسیحیوں کی سیاست میں پیش رفت اور فائدہ و نقصان کی اکثر بات ہوتی ہے تو پھر کیوں اس اقلیتی ونگ (جس کے آپ صدر ہیں) کے جنم سے پہلے اس بات کو صیغۂ راز میں رکھا گیا؟ حیرت کی بات تو یہ ہے کہ برطانیہ میں پاکستان کی اور بھی کئی اقلیتیں بستی ہیں جن کی نمائندگی اس ونگ میں دکھائی نہیں دیتی۔ آخر کیوں؟ ہم جیسے کئی مسیحی ابھی تک اسی سوچ سے پریشان ہیں کہ آخر نمائندگی ہو کس کی رہی ہے اور اگر اقلیتوں ہی کی نُمائندگی مقصود ہے تو کیا ہی بھلا ہوتا جو اُن کی مشاورت بھی اس ونگ میں اور ایسے دیگر ونگز کے قیام میں شامل ہوتی۔

اس بات کی خوشی تو ضرور ہے کہ ہمارے لوگ سیاست میں آرہے ہیں مگر ایسی سیاست سے کیا فائدہ جو ابتداء ہی سے ٹکڑوں میں بٹ گئی ہو مثلاً سیاسی ونگ یا فارورڈ بلاک وغیرہ۔ نام تو اس ونگ کا ''اقلیتی ونگ'' ہے لیکن عُہدیدران کو دیکھ کر ایسا محسوس ہوتا ہے کہ اس کا نام

www.kalamekhuda.com/blog

''مسیحی ونگ'' رکھا جاتا تو زیادہ موثر ہوتا کیونکہ ارضِ پاک کی اور اقلیتوں میں سے تو (مثلاً ہندو، سکھ، پارسی، احمدی، وغیرہ) کسی کی کوئی نمائندگی اس ونگ میں دکھائی نہیں دیتی۔ اگر ہم سے پوچھئیے تو بُہتیروں کی دانست میں اِن ونگز کے قیام نے ہم پر اقلیت ہونے کا ایسا لیبل ثبت کیا ہے جسے اب ہمیں خود کو ہی اتارنا مُشکل ہو رہا ہے مگر پھر بھی چند افراد کے سیاسی مفاد و شہرت پرستی کے باعث یہ سلسلہ جاری و ساری ہے۔

حال ہی میں ''فیس بک'' (Facebook) پر موجود PMRO (پاکستان مینورٹی رائٹس آرگنائزیشن) کے صفحہ پر یہ بحث چل نکلی کہ مسلم لیگ (ن) اقلیتی ونگ برطانیہ کا قیام محض ایک شخص کے واسطے کیا گیا ہے تاکہ مارچ ۲۰۱۲ میں پاکستان میں ہونے والے سینٹ کے انتخابات کے لیے اُسے نامزد کیا جا سکے۔ جب یہ جاننے کی کوشش کی گئی کہ وہ صاحبِ کون ہیں تو خاصی تگ و دو کے بعد پتا چلا کہ وہ شخصیت آپ ہیں۔ اول، تعجب تو کافی ہوا کہ ایک باشعور اور انقلابی سوچ کا مالک شخص اپنے ذاتی مفاد کے لیے ایسا سوچ بھی کیسے سکتا ہے مگر پھر خیال آیا کہ کئی باتیں محض افواہ ہی ثابت ہوتی ہیں۔ لہذا کیوں نہ ایک کُھلے خط کے ذریعے آپ ہی سے پُوچھنے کی جسارت کی جائے۔

قیامِ پاکستان سے لے کر اب تک ایسا ہی ہوتا چلا آیا ہے کہ لوگ ہماری نُمائندگی کے لیے الیکٹ نہیں بلکہ سلیکٹ کیے جاتے ہیں اور عام لوگوں کے علم میں بات آتی ہی تب ہے جب پانی سَر سے گزر چکا ہوتا ہے۔ لہذا، اس خط کو تحریر کرنے کا اولین مقصد یہ ہے کہ اس راز سے پردہ کشائی کے لیے آپ سے درخواست کی جائے کہ آپ اس معاملہ کی حقیقت سے لوگوں کو آگاہ کریں۔

اُمید ہے کہ آپ جواب دیں گے، مگر سیاسی اندازِ گفتگو جو عام عوام کی سمجھ سے بالاتر ہے سے اجتناب کریں گے اور سیدھے اور سادہ الفاظ میں (ہاں یا نہیں کی صورت میں) اس بات کو قبول کرئیں گے یا پھر تردید فرمائیں گے۔

آپ سے وعدہ کیا جاتا ہے کہ اس خط کا جواب جو آپ دیں گے اسی بلاگ پر شائع کیا جائے گا۔

پاکستان میں مسیحیوں نے چُوہے بلی کا کھیل کافی کھیل لیا ہے۔ لہذا سیاست دانوں اور اُن افراد سے جو ہماری نمائندگی کرنے کا ڈنڈورا پیٹتے ہیں یہی درخواست ہے کہ جب ہمارا نام لے کر کوئی کام کرنے کو ہوں تو پہلے ہم عوام سے بھی پوچھ لیا کریں۔ شُکریہ

ایک پاکستانی اور مسیحی
رومیل پرویز نور
romael@romael.co.uk

www.KalameKhuda.com/blog